سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: چھبیسویں

رسالہ نمبر 8

کشف حقائق واسرار ودقائق ۱۳۰۸ھ

ظاہر کرنا حقیقتوں، رازوں اور باریک باتوں کو

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
کشف حقائق واسرار ودقائق ۱۳۰۸ھ
(ظاہر کرنا حقیقتوں، رازوں اور باریک باتوں کو)

مسئلہ ۳۱۵: از بڑودہ باڑہ نواب صاحب مرسلہ حضرت نواب سید نور الحسن خاں بہادر ۲۵ شعبان ۱۳۰۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین محمّد واٰلہ وصحبہ واولیاء امّتہ وعلماء ملّتہ وعلینا معھم اجمعین۔

امّا بعد

ایں پانچ اشعار وقت اشعار تصوف اشعار حسب الارشاد لازم الانقیاد حضرت عظیم الدرجہ جناب صاحب والامناقب نواب سید نورالدین حسین خاں بہادر رئیس اعظم بڑودہ ادام اللہ تعالٰی اقبالہم وضاعف اجلالہم۔بزبان عام اردو مطالب سہل الحصول مطابق عقائد	یہ جواب ہے تصوف سے متعلق کچھ بلند پایہ اشعار کا۔ان کے ارشاد کے مطابق جس کی فرمانبرداری لازم ہے یعنی بلند وعظیم درجات ومناقب کے مالک محترم جناب سید نور الدین حسین خان بہادر رئیس اعظم بڑودہ،اللہ تعالٰی ان کی خوش بختی کو ہمیشہ رکھے اوران کی بزرگی کودگنا کردے،عام اردو زبان میں کہ مطالب آسانی سے حاصل ہوں،جو مطابق ہے

اہل حق ومدارک افہام وعقول بتاریخ بست وپنجم شعبان المعظم روز جاں افروز دوشنبہ ۱۳۰۸ھ ہجریہ قدسیہ علٰی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ در بانس بریلی ملک ہند بخامہ خام نگار فقیر ذلیل ذرہ بے مقدار عبدالمصطفٰی احمد رضا محمدی سنی برکاتی آل رسولی غفراللہ لہ وحقق املہ باوصف قلّت بضاعت وجہل صناعت بامداد نور باطن حضور لامع النور سلالۃ الواصلین نقاوۃ الکاملین بحر طریقت بدر حقیقت حضرت سیدنا ومولانا وشیخنا حضرت سیدشاہ ابوالحسین احمد نوری الملقب بمیاں صاحب قبلہ مارہری ادام اللہ فیضھم المعنوی والصوری در ساعت واحدہ ریختہ ع گر قبول افتد زہے عزّ وشرف	اہل حق کے عقائد اور موافق ہے عقول وافہام کے۔ یہ جواب بانس بریلی ہندوستان میں بروز پیر ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۰۸ھ کو اس فقیر حقیر، ذرہ بے مقدار عبدالمصطفٰی احمد رضا محمدی سنی برکاتی، آل رسولی (اللہ اس کی مغفرت فرمائے اور اس کی امید برآری فرمائے) کے قلم سے پونجی کی قلّت اور فن میں عدم مہارت کے باوجود صرف ایک گھنٹے میں معرض تحریر میں آیا۔ یہ ان کے نور باطن کی مدد سے ہوا جو روشن نور والے، واصلین کے خلاصہ، کاملین میں عمدہ، طریقت کے سمندر اور حقیقت کے چاند ہیں یعنی ہمارے سردار، ہمارے آقا، ہمارے شیخ حضرت سیدشاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قبلہ مارہروی، اللہ تعالٰی ان کے معنوی اور صوری فیض کو ہمیشہ رکھے۔ اگر قبول ہوجائے توکیا ہی عزت اور شرف ہے (ت)

شعر اول: سب پیر اور مشائخ میرا سوال بولو صورت جلال کیا ہے اور کیا جمال بولو

الجواب: اللہ جل وعلا رحیم بھی ہے اور قہار بھی ہے رحمت شان جمال ہے اور قہر شان جلال۔ دوستوں کو انواع نعمت سے نوازنا ان کے لئے بہشت اور اس کی خوبیاں آراستہ فرمانا انہیں اپنی رضا و دیدار سے بہرہ مندی بخشنا تجلی شان جمال ہے۔ دشمنوں کو اقسام عذاب کی سزا دینا ان کے لئے دوزخ اور اس کی سختیاں مہیا فرمانا انہیں اپنے غضب وحجاب میں مبتلا کرنا تجلی شان جلال ہے۔ پھر دنیا میں جو کچھ نعمت ونقمت وراحت وآفت ہے انہیں دونوں شانوں کی تجلی سے ہے۔ کبھی یہ شانیں ایک دوسرے کے لباس میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ مثلاً دنیا میں اپنے محبوبوں کے لئے بلا بھیجنا کہ:

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل۔[1]	تمام لوگوں سے بڑھ کر تکلیفیں نبیوں پر آئیں پھر ان سے کم درجہ والوں پر پھر ان سے کم درجہ والوں پر۔ (ت)

[1] کنزالعمال حدیث ۶۷۸۰ و ۶۷۸۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۲۸ و ۳۲۹

بظاہر شان جلال ہے اور حقیقۃً شان جمال کہ اس کے باعث وہ اللہ تعالٰی کی بڑی بڑی نعمتیں پاتے ہیں، قال اللہ تعالٰی:

"لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ "۔[2]	اسے اپنے لئے برانہ جانو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

کفار کو کثرت مال وغیرہ دنیا کی راحتیں دینا بظاہر شان جمال ہے اور در حقیقت شان جلال ہے کہ اس کے سبب وہ اپنی غفلت و گمراہی کے نشے میں پڑے رہتے ہیں اور ہدایت کی توفیق نہیں پاتے۔ قال اللہ تعالٰی:

"وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (۱۷۸) "۔[3]	کافر کا خیال کہ یہ ڈھیل جو ہم انہیں دے رہے ہیں کچھ ان کے لئے بھلی ہے یہ ڈھیل تو ہم اس لئے دیتے ہیں کہ وہ اور گناہ میں پڑیں اور ان کے لئے ذلت کی مار ہے۔

تجلی وجمال کے آثار سے لطف و نرمی و راحت و سکون و نشاط و انبساط ہے جب یہ قلب عارف پر واقع ہوتی ہے دل خود بخود ایسا کھل جاتا ہے جیسے ٹھنڈی نسیم سے تازی کلیاں یا بہار کے مینہ سے درختوں کی کنپھیاں، اور تجلی جلال کے آثار سے قہر و گرمی و خوف و تعب جب اس کا ورود ہوتا ہے قلب بے اختیار مرجھا جاتا ہے بلکہ بدن گھلنے لگتا ہے بلکہ اگر طاقت سے زیادہ واقع ہوتی ہے فنا کر دیتی ہے۔ انہیں دونوں تجلّیوں کا اثر تھا کہ ایک روز وعظ میں برسر منبر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم قطب عالم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا گیا کہ حضور کا جسم اقدس سمٹ کر ایک چڑیا کے برابر ہوگیا اور اسی وقت یہ بھی مشاہدہ ہوا کہ تن مبارک پھیل کر ایک بُرج کی مثل ہوگیا اور دیکھا گیا کہ حضور (رضی اللہ تعالٰی عنہ) منبر سے گرنے لگے یہاں تک کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دست اقدس کے سہارے روک لیا، یہ وہ عظیم تجلی تھی جس کا تحمل بے قوت نبوت ناممکن تھا، لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قوت مصطفویہ سے مدد فرما کر اس کا تحمل کرا دیا، اسی شان جلال کا اثر ہے جو حضور پرنور سیدنا غوث اعظم صلی اللہ تعالٰی علٰی جدہ الکریم وعلیہ وسلم کے ایک مرید پر حضور کے پیچھے نماز میں واقع ہوئی کہ سجدہ میں

---

[2] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۱

[3] القرآن الکریم ۳/ ۱۷۸

جاتے ہی جسم گھلنے لگا گوشت پوست، استخواں سب فنا ہوگیا صرف ایک قطرہ آب باقی رہا۔ حضرت غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بعد نماز روئی کے پارہ میں اٹھا کر دفن کردیا اور فرمایا سبحان اللہ ایک تجلی میں ساعت قیامت ہے یہ آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو فنا کردے گی اسی لئے باری عزوجل اس دن یوں ارشاد فرمائے گا: "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ"[4] کل تک سب کہتے تھے یہ ملک میری ہے یہ ملک میرا ہے آج بتاؤ کس کی بادشاہی ہے۔ پھر خود ہی فرمائے گا "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝"[5] ایک اللہ قہر والے کی۔ اس وقت باسم قہار اپنا وصف بیان فرمائے گا کہ وہ تجلی شان قہر کی ہوگی، **وحسبنا اللہ**۔

شعر دوم: خاکی بدن مقید کیونکر جمال حق کا مطلق کی شان کیا ہے اس کی مثال بولو

الجواب: اس کی ایک ظاہری مثال یوں سمجھنی چاہئے کہ جیسے آفتاب کا نور اپنی ذات میں ایک ہے، نہ اس میں صورتوں کا اختلاف ہے نہ قوت وضعف کا فرق ہے، نہ جدا جدا رنگ ہیں، نہ متعدد نام ہیں، وہی نور واحد پہلی شب کے چاند پر پڑا اور یہاں یہ صورت پیدا کی کہ اس کا نام ہلال ہوا، پھر ہر روز نئی صورت اور زیادہ ترقی وقوت ہوتی رہی، شب چہاردہم اسی نور سے بدر کی صورت پیدا ہوئی، پھر اس میں ضعف آتا گیا یہاں تک کہ فنا ہوگیا۔ وہی نور واحد آئینہ مصفّا پر پڑے تو کیسی جھلک دیتا ہے کہ نگاہ خیرہ وحیران اور دیواروں پر عکس نمایاں ہوا، اور صفائی آئینہ میں کمی ہے تو نور میں کمی اور زمین پر پڑنے میں وہ بات کوسوں نہیں کولوں وغیرہ سیاہ بے تابش چیزوں میں ایک ظہور کے سوا اور کچھ اثر نہیں ہوتا وہی ایک نور ہے کہ جب قریب اُفق جانب شرق سے طولانی شکل پر چمکتا ہے اس کا صبح اول نام رکھتے ہیں پھر جب پھیلتا ہے وہی صبح صادق ہوتی ہے پھر جب سرخی لاتا ہے وہی شفق ہے جب دن نکل آتا ہے وہی دھوپ ہے یونہی بعد غروب اس کے ظہور کے تفاوت ہیں تو دیکھو ایک آفتاب کی تجلی اور اتنے اختلاف، اور ہر حالت کے اعتبار سے اس کے جدا نام ہیں اور جدا اوصاف، با ایں ہمہ وہ نور اپنی ذات میں ایک ہے، اس میں کوئی تغیر نہیں، نہ وہ صبح اول کے وقت طویل ہوگیا تھا نہ صبح ثانی کے وقت چوڑا، نہ شفق کے وقت اس نے لباس سرخ پہنا نہ دن نکلتے زرد یا سفید، نہ ہلال پر چمکتے وقت کمان ہوگیا تھا نہ بدر پر پڑتے بشکل دائرہ، نہ آئینہ پر چمکتے وقت قوت پائی تھی نہ زمین پر آتے ہوئے ضعف،

---

[4] القرآن الکریم ۴۰/ ۱۶

[5] القرآن الکریم ۴۰/ ۱۶

مگر یہ سب اختلاف تغیر مظاہر میں ہیں جن کے باعث اس شے واحد کی اتنی تعبیریں اور اس قدر حالتیں ہوگئیں۔ پس یہ مثال نور مطلق ذات باری عزوجل کی سمجھنا چاہئے کہ واحد حقیقی ہے تغیر واختلاف کو اصلاً اس کے سراپردہ عزت کے گرد بار نہیں، پر مظاہر کے تعدد سے یہ مختلف صورتیں بے شمار نام بے حساب آثار پیدا ہیں جنہیں ہم عالم نام رکھتے ہیں یہ ظاہری تفہیم کے لئے ایک بہت ناقص وناکارہ وناتمام مثال ہے "وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى"[6] (اوران کی شان سب سے بلند ہے۔ت) اس سے زائد بیان سے باہر اور مرتبہ عقل سے وراء ہے۔ تاکرا بخشند وبکہ روزی دارند (یہاں تک کہ کس کو بخشیں گے اور کس کو روزی دیں گے۔ت)

شعر سوم: مخفی میں کیونکہ تھا وہ سری میں کس طرح تھا

پھر روح کیوں ہوا ہے دل کا خصال بولو

الجواب: وہ نور پاک اپنی ذات میں نہایت ظہور پر ظاہر ہے اور اپنے بے نہایت ظہور کے سبب باطن کہ نور جس قدر تابندہ تر ہوگا نظر اس پر کام کم کرے گی، جب نور احدیت کی تابش غیر محدود ہے چشم جسم وچشم عقل دونوں وہاں نابینا ہیں تو وہ اپنے کمال ظہور کے سبب کمال خفاو بطون میں ہے پھر اپنے مظاہر وتجلیات میں تو اس کا ظہور ذی عقل پر ظاہر ہے اور اسی نور کے متعدد پرتووں نے روح وقلب وغیرہ وغیرہ بے حساب نام پائے ہیں جس طرح ہم ابھی مثال میں واضح کر آئے قلب وروح کی معرفت بے معرفت الٰہی نہیں ہوتی۔

من عرف نفسه فقد عرف ربّه،[7] من عرف نفسه کلّ لسانه۔[8]	جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس کی زبان بند ہوگئی۔ (ت)

ناواقفوں سے فقط اتنا ارشاد ہوا:

"قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾"۔[9]	توفرمارو ح میرے رب کے امر سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔

[6] القرآن ۱۶/ ۶۰

[7] کشف الخفاء حدیث ۲۵۳۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۲۳۴

[8] کشف الخفاء حدیث ۲۵۳۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۲۳۴

[9] القرآن الکریم ۱۷/ ۸۵

عالم دو ہیں: عالم امر و عالم خلق،

"اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ "[10]	سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا،بڑی برکت والا ہے رب سارے جہان کا۔(ت)

عالم خلق وہ چیزیں جو مادہ سے پیدا ہوتی ہیں جیسے انسان، حیوان، نباتات، جمادات، زمین وآسمان وغیرہا کہ نطفہ و تخم وعناصر سے بنے عالم امر وہ جو صرف امر کن سے بنا، اس کے لئے کوئی مادہ نہیں جیسے ملائکہ وارواح وعرش ولوح وقلم وجنت ونار وغیرہ۔ تو فرمایا روح عالم امر سے ایک چیز ہے، عقل کا حصہ اسی قدر ہے، آگے اس کی ماہیت اکابر اہل باطن جانتے ہیں، سبحان اللہ! آدمی خود اسی روح کا نام ہے اور یہ اپنے ہی نفس کے جاننے میں اس قدر ناکام ؎

تنت زندہ بجاں جان نہانی　　　تو از جاں زندہ وجاں را نہ دانی

(تیرا بدن مخفی جان کی وجہ سے زندہ ہے، تو جان کے سبب زندہ ہے، اور جان کو نہیں جانتا ہے۔ت)

اور سِرّ وخفی وروح وقلب لطائف حضرات نقشبندیہ قدست اسرارہم سے ہیں جن میں تجلیات حق کے رنگارنگ ذوق کا ادراک کارعیاں ہے نہ کاربیان ع

ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تانہ چشی

اللہ کی قسم تو اس شراب کا مزہ نہیں پہچان سکتا جب تک اسے چکھ نہ لے۔ت)

شعر چہارم:

اربع عناصر اب یوں نکلے کہو کہاں سے

مرتا سو کون اس میں کس کو وصال بولو

الجواب: نور احدیت کے پرتو سے نور محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بنا اور اس کے پرتو سے تمام عالم ظاہر ہوا، اول پانی پیدا ہوا، پھر اس میں دھواں اٹھا اس سے آسمان بنا، پھر پانی کا ایک حصہ منجمد ہو کر زمین ہوگیا اسے خالق عزوجل نے پھیلا کر سات پرت کر دیا پھر اسی طرح آسمان کے سات طبقے کئے، یونہی پانی سے آگ بنی، ممکن ہے کہ پانی کسی قسم کی حرارت پا کر ہَوا ہُوا ہوا اور ہَوا گرم ہو کر آگ، یا جس طرح مولٰی سبحانہ وتعالٰی نے چاہا، غرض پانی مادہ تمام مخلوق کا ہے۔ امام احمد وابن حبان وحاکم کی

[10] القرآن الکریم ۷/ ۵۴

حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **کل شیئ خلق من الماء**[11] ہر چیز پانی سے بنی ہے۔ موت بدن کے لئے ہے جس کے معنی روح کا اس سے جدا ہو جانا۔ روح پہلے نہ تھی جب بنی تو پھر اس کے لئے فنا نہیں، یہی مذہب اہلسنت کا ہے۔ ولہٰذا بعد مرگ سمع وبصر، علم وفہم وغیرہ تمام افعال کہ حقیقۃً روح کے تھے برقرار رہتے ہیں بلکہ اور زیادہ ترقی پاتے ہیں، جن کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک پرند قفس میں محبوس ہے اس کی پَرافشانی اسی پنجرے کے لائق ہوگی جب اسے نکال دیجئے تو اس کی پروازیں دیکھئے۔ فقیر نے اپنی کتاب "**حیات الاموات فی بیان سماع الاموات**" میں اس مسئلہ کو بحمد اللہ تعالیٰ نہایت شرح وبسط سے ثابت کیا ہے یہ روح اپنے معدن اصلی سے غریب الوطن ہو کر قفس بدن میں بحکم الٰہی ایک مدت معین تک محبوس ہے جب وقت آئے گا اپنی اصل کی طرف رجوع کرے گی "یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً"[12] (اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ت) اس کا نام وصال ہے۔ت)

شعر پنجم:

اول ہے روح علوی دوسری کا نام سفلی
ایک روح دو صفت کیوں پکڑا کمال بولو

الجواب: اس شعر کے دو معنے ہیں: ایک یہ روح مجرد ہے یعنی جسم اور جسم کی سب آلائشوں سے پاک ومنزہ، یہ صفت اس کی علوی ہے، پھر وہی روح اس جسم پر عاشق اور اس سے متعلق اور حیات دنیوی میں اس کی عادی کام اس جسم کے آلات پر موقوف، یہ صفت اس کی سفلی ہے مگر اس بلندی سے اس تنزّل میں آنے کے بعد ہی وہ اپنے کمالات کو پہنچتی ہے "قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا"[13] (ہم نے فرمایا تم جنت سے اُتر جاؤ۔ت) آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے باعث ہزاراں برکات وخیرات ہوا۔

دوسرے یہ کہ انسان میں صفت ملکوتی وصفت بہیمی وصفت شیطانی سب جمع ہیں، اگر صفت ملکوتی پر عمل کرے مَلک سے بہتر ہو اور اگر دوسری صفت کی طرف گرے بہائم سے بدتر ہو۔

---

[11] کنز العمال حدیث ۱۵۲۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۱۵۶

[12] القرآن الکریم ۸۹/ ۲۷و۲۸

[13] القرآن الکریم ۲/ ۳۸

حدیث میں آیا ہے:

قال اللّٰہ تعالٰی عبدی المومن احب الیّ من بعض ملٰئکتی[14]	اللہ تعالٰی فرماتا ہے میرا بندہ مومن مجھے اپنے بعض ملائکہ سے زیادہ پیارا ہے۔

اور کفّار کے حق میں فرمایا:

"اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ"[15]	وہ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بہکے ہوئے۔

اور اس کا کمال انہیں دو صفت کے اجتماع سے کہ جب وہ باوجود موانع کہ صفت بہیمی اسے شہوات کی طرف بلاتی ہے اور صفت شیطانی خیرات سے روکتی ہے پھر ان کا کہنا نہ مانے اور اپنے رب کی عبادت وطاعت میں مصروف ہو تو اس کی بندگی نے وہ کمال پایا جو عبادت ملائکہ کو حاصل نہیں کہ ملائکہ بے مانع وبے مزاحم مصروف عبادت ہیں اور یہ ہزار جالوں میں پھنسا ہوا ان سب سے بچ کر بندگی بجالاتا ہے۔

فرشتہ گر بہ بیند جوھر تو
دگر رہ سجدہ آرد بر در تو

(فرشتہ اگر تیرے جوہر کو دیکھ لے تو پھر تیرے در پر سجدہ کرے۔ت)

شعر ششم:

دِکھتا ہے جو کہ خاکی آنکھوں سے سب فنا ہے
دِکھتا ہے کس نظر سے وہ جگ اُجال بولو

الجواب: ظاہر ہے یہ آنکھیں فانی ہیں اور فانی باقی کو نہیں دیکھ سکتا، لہٰذا دنیا میں دیدار الٰہی سوا حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کسی نبی مقرب کو بھی نصیب نہ ہوا ہاں چشم روح باقی ہے ہم ابھی ذکر کر آئے کہ روح کے لئے تو اولیاء نظر دل سے اُس جمال جہاں آرا کا مشاہدہ کرتے ہیں اور روز حشر وہ آنکھیں ملیں گی جنہیں پھر کبھی موت وفنا نہیں تو اس دن چشم جسم سے بھی مسلمان دیدار الٰہی تبارک وتعالٰی سے مشرف ہوں گے۔ اللّٰھم ارزقنا اٰمین!

---

[14] اتحاف السادۃ المتقین کتاب اسرار الصوم دار الفکر بیروت ۴/ ۱۹۳

[15] القرآن الکریم ۷/ ۱۷۹

شعر ہفتم:

ہر چیز ذات حق سے معمور ہے ولیکن
ملتا ہے کس محل میں ابر وہلال بولو

الجواب: اس کاجواب وہ ہے کہ سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہوا انہوں نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی: الٰہی ! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: **عندالمنکسرۃ قلوبھم لاجلی**[16] اُن کے پاس جن کے دل میرے لئے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ایک شخص حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا پنجوں کے بل گھٹنے ٹیکے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جگہ خون رواں ہے، عرض کی حضرت ! یہ کیاحال ہے؟ فرمایا: میں ایک قدم میں یہاں سے عرش تک گیاعرش کو دیکھاکہ رب عزوجل کی طلب میں پیاسے بھیڑیے کی طرح منہ کھولے ہوئے ہے بانگے برعرش زدم کہ ایں چہ ماجراست ہمیں نشان دیتے ہیں **الرحمٰن علی العرش استوٰی** (رحمٰن نے عرش پر اپنی شان کے مطابق استوافرمایا۔ت) میں رحمٰن کی تلاش میں تجھ تک آیا تیرا یہ حال پایا، عرش نے جواب دیا: مجھے ارشاد کرتے ہیں کہ اے عرش ! اگر ہمیں ڈھونڈنا چاہے تو بایزید کے دل میں تلاش کر۔[17]

شعر ہشتم:

سب جسم ہے محمد موجود ذات حق ہے
اسلام اور کفر کا پردہ سنبھال بولو

الجواب: حدیثوں سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام عالم نور حضرت سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پیدا کیا تو اصل ہر چیز کی نور سراپا حضورپر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے پس مرتبہ ایجاد میں بس وہی وہ ہیں۔ فقیر غفراللہ تعالٰی نے اپنے قصیدہ نونیہ نعتیہ میں بحمداللہ تعالٰی اس نفیس مضمون میں بہت ابیات رائقہ لکھے ہیں، **ھٰھُنا قولی ؎**

خالق کل الورٰی ربك لاغیرہ نورك کل الورٰی غیرك لم ،لیس، لن[18]

(کل کائنات کاخالق تیرا رب ہے نہ کہ اس کا غیر، تیرا نور ہی کل کائنات ہے اور تیرے سوالم، لیس، لن ہے۔ت)

ای لم یوجد ولیس موجوداً ولن یوجدابداً (یعنی کہیں نہیں پایا گیا، نہ موجود ہے اور نہ ہی کبھی ہوگا۔ت) اور مرتبہ وجود میں صرف حق عزوجل ہے کہ ہستی حقیقۃً اسی کی ذات پاک سے خاص ہے وحدت وجود کے جس قدر معنے عقل میں آسکتے ہیں یہی ہیں کہ وجود واحد

---

[16] اتحاف السادۃ المتقین کتاب آداب الاخوۃ والصحبۃ الباب الثالث دارالفکر بیروت ۶/ ۲۹۰

[17] تذکرۃ الاولیاء باب ۱۴ ذکر بایزید بسطامی رحمہ اللہ مطبع اسلامیہ لاہور ص ۱۰۰

[18] بساتین الغفران منظومہ نونیۃ فی مدح سید الانبیاء رضادارالاشاعت لاہور ص ۲۲۳

موجود واحد باقی سب مظاہر ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلاً وجود ہستی سے بہرہ نہیں رکھتے "كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ"[19] (ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔ت) اور حاشا یہ معنی ہر گز نہیں کہ من وتو زید وعمرو ہر شَے خدا ہے، یہ اہل اتحاد کا قول ہے جو ایک فرقہ کافروں کا ہے اور پہلی بات اہل توحید کا مذہب جو اہل اسلام وایمان حقیقی ہیں۔ یہی کفر واسلام کا پردہ سنبھالنا ہے۔

شعر نہم:

نکتہ نہیں علم کا قرآن میں سمایا
معنی علم کے نکتہ کے اب محال بولو

الجواب: علم کا نکتہ وہ باریک بات سمجھ میں نہ آئی یہاں اس سے مراد ذات پاک باری عزوجل ہے کہ ہر گز اس کی کُنہ نہ فہم تصور میں آسکے نہ بیان وکلام میں سماسکے ادراک اس کا محال اور خوض اس میں ضلال، **والعیاذ باللہ ذی الجلال**، قرآن اللہ عزوجل کا کلام اور اس کی صفت ہے۔ صفت ذات میں ہوتی ہے ذات صفت میں نہیں آسکتی۔

کس نہ دانست کہ منزل گہ آں یار کجاست ایں قدر ہست کہ بانگِ جرسے می آید

(کسی کو معلوم نہیں کہ اس دوست کی منزل گاہ کہاں ہے، بس اتنا جانتا ہے کہ کسی گھنٹی کی آواز آتی ہے۔ت)

هذا والله سبحٰنه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم وصلی الله تعالٰی علٰی سیّدنا ومولانا محمد واٰله وصحبه وسلم۔اٰمین!

رسالہ
کشف حقائق واسرار ودقائق
ختم ہوا

[19] القرآن الکریم ۲۸/۸۸